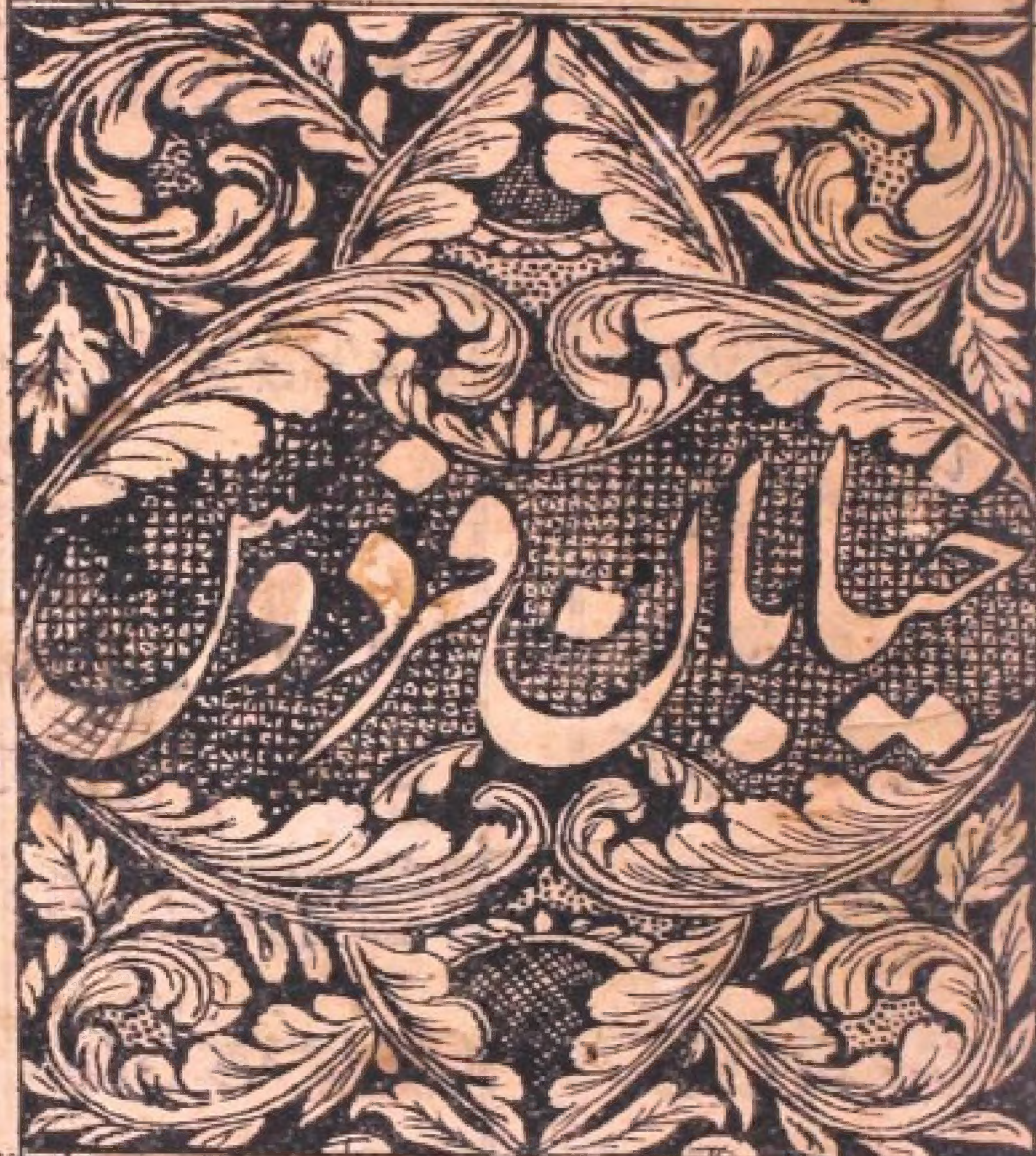
یا ایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما

الحمد لله که درین زمان رساله در فضایل درود شریف مسمی به



که سید کفایت علی متخلص بکافی از رساله ترغیب اهل السعادت تصنیف شیخ عبدالحق محدث دهلوی ترجمه کرده

در مطبع احمدی واقع دهلی بسعی شیخ ظفر علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو حق ثنای خدای جہان ہی | زبان و دہان مین وہ طاقت کہان ہی
لکہون وصف کیا اپنی منعم خدا کا | کیا اوسنی انعام احسان کیا کیا
عدم سی کیا اوسنی موجود ہمکو | دیا خلعت زندگانی عدم کو
عطا کی علم و خرد فہم و بینش | بشر کو کیا زیور آفرینش
کہانتک کری کوئی نعمت شماری | کہانتک کری کوئی اوصاف باری
کری کوئی تشریح و تفصیل کیا کیا | کہ عاجز ہی یہان عقل تشریح پیرا
بہلا کسکو مقدور حمد خدا ہی | تحیر تحیر تحیر کیے جا ہی

نعت صلی اللہ علیہ وسلم

جو طالب ہی کانی خدا کی رضا کا | تو اب وصف لکہنی حبیب خدا کا

جناب محمد حبیب خدا ہین
تمامی رسولونکی وہ پیشوا ہین

جو کچھہ باغ امکان مین پیش نظر ہے
حبیب خداکی سبب جلوہ گر ہے

وہ صلِّ علیٰ نور ہی مصطفی کا
کیا سب سی پہلی جسنی آشکارا

نہ افلاک وانجم نہ شمس و قمر تہی
کہ وہ تخت لولاک پر جلوہ گر تہی

نہ تہا جلوۂ بزم ایجاد پیدا
کہ تہا نور پاک نبی جلوہ فرما

ورا الورا وصف خیر الورا ہی
خدا تو نہین پر حبیب خدا ہی

مجہی بخشش دی الٰہی داور عالم
بحق جناب نبی مکرم

صلوا علیہ وآلہ

نبی مکرم نبی امین ہین
شفیع الورا خاتم المرسلین ہین

وہ ایسی نبی ہین کہ جنکی سبب سے
زمین و زمان و مکان و مکین ہین

وہ ہین بحر ذخار احسان و رحمت
وہ سب خلق سی بہترین و گزین ہین

اس عالم مین غمخوار ہم عاصیونکی
بروز جزا شافع مذنبین ہین

سلام و صلوٰۃ و درود و تحیت
انہین کی لئی ہدیہ و آئین ہین

مدارج مراتب جو اونکو ملے ہین
کسی دوسرے کو ہمین مین نہین ہین

ملا ہمکو کیا خوب کافی وسیلہ
ہماری نبی رحمت العالمین ہین

حال شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

لکھون حال کچھ عبدحق دہلوی کا
محدث محقق محب نبی کا

کہ تھا عشق اوسکو حبیب خدا سے
اور اونکی سب آل خیر الوریٰ سے

وہ کامل تھا حب ولائے نبی مین
وہ تھا غرق بحر وفائے نبی مین

عجب محو حب حبیب خدا تھا
فنا فی الرسول اوسکو کہنا بجا تھا

جو ہی مقتضای کمال محبت
کہ ہی جسکی اسناد مین یہ روایت

من احبّ شیئاً اکثر ذکرہٗ

کہ جس چیز سے کوئی الفت رکھیگا
بہت ذکر اوسکا وہ کرتا رہیگا

رہی محبت وہ خیر الوریٰ کا
عرب سی کتابین حدیثونکی لایا

لکھی ترجمہ کیا ہی بی مثل ثانی
بتشریح و تفصیل و صاف بیانی

کیا اونکو مشہور ہندوستان مین
فقط ہند مین کیا تمامی جہان مین

بکثرت تصانیف ہی اوس ولی کی — محب نبی عبد حق دہلوی کی

ازانجملہ تصنیف کیا ہی رسالہ — لکہا ہی کتابونسی کرکی خلاصہ

مسمی بترغیب اہل سعادت — بہ تکثیر ورد درود و تحیت +

درودونکی ہی جو کہ ثابت فضیلت — سعیدونکو اوسکی دلاتا ہی رغبت

کہ سنکر فضایل درود نبی کی — طلبگار ہون نعت احمدی کی

رسالہ وہ کافی کی ہاتہہ اگیا ہی — درودونکی اوصاف دکہلا رہا ہی

ہوا اسکی دیکہی سی یہ فیض حاصل — کہ اسبات پر اگئی رغبت دل

کہ مین لکہہ رہا ہون بابیات اردو — درود اور صلوات کی فائدون کو

یہہ منظوم گو ہو خرد و مختصر سے — ولیکن یہہ جز سوی کل راہبر ہے

کہ جو دیکہہ لین یہان سے مطالب — بترغیب اہل سعادت ہین راغب

غرض یہہ کہ اب ناظم مدعا ہون — مجیب الدعا سی یہ کرتا دعا ہون

کہ اس نظم سی کوئی بہرہ ور ہو — درود مبارک کا شایق اگر ہو

کری بہر کافی دعا مغفرت کی — خدا سی کری التجا مغفرت کی

مناجات

مناجات کرتا ہوں میں ایعزیزو ذرا لفظ آمین تم بہی کہو تو
الہی الہی الہی الہی کرم کر طفیل رسالت پناہ ہے
ہمیں محو حب رسول خدا کر ہمیں دین و ایمان کامل عطا کر
وہ ایمان کامل کہ حب نبی ہی میری دلکو دسکی لگی بیکلی ہی
مجہی حب احمد کا شایان عطا کر الہی مجہی دین و ایمان عطا کر
رہوں نعرہ زن الفت مصطفی میں شب و روز حب حبیب خدا میں
میرا عزم جب سوے دار بقا ہو میری لب پہ نام حبیب خدا ہو
میں اپنی نبی کی محبت میں اٹہوں شفیع قیامت کی الفت میں اٹہوں
فوائد فضایل درود نبی کے حبیب خدا ہاشمی ابطحی کے
سنو او محبان درگاہ حضرت پڑہو اونکی اوپر درود و تحیت
سلام و صلواۃ نبی کی فضیلت ہوئی ہی کتابوں میں وارد بکثرت
وہ اسطرح کی کثرت بی حد دہے کہ امکان طاقت سے باہر وہ حد ہے
مگر قدر طاقت جو علمائی دین نے احادیث کی واقفان متین نے

روایت صحیح مستند معتبر سی — کہ مروی ہی علمای اہل خبر سی
باسناد کامل جو ثابت کیا ہی — جدا منتخب کر کی اوسکو لکھا ہی
کیا ہی بانواع توصیف ظاہر — سنو مومنو ہو کی تم دل سی حاضر

آغاز فواید و فضایل درود شریف

لکھا ہی کوئی تو درود اسطرح کا — کہ ہی اصل صلوات کا وہ نتیجہ فا۱
ہوا ہی درود اسطرح کوئی مروی — کہ تقریب ہی وہان شمار و عدد کی فا۲
کسیکو ہی کیفیت خاص حاصل — بوقت معین ہوا کوئی داخل فا۳
کوئی لازم حال مین پر اثر ہے — کہ تاثیر اوس کے کسی حال پر ہے فا۴
غرض ایک یہہ کیا بڑا فایدہ ہی — کہ حکم الہی کا لانا بجا ہے فا۵
کیا حکم اللہ نے مومنون کو — کہ تم سب سلام و صلوٰۃ اونپہ بھیجو
فرشتی بہی مامور اس امر کے ہین — کہ حضرت نبی پر وہ صلوات بھیجین
روایت مین یہہ اور مذکور آیا — درود ایک جو کوئی بندہ پڑہیگا
جناب الٰہی سی دس بار اوسپہ — نزول درود ہو عنایات گستر فا۶

مدارج بہی دس اودسکی بڑہینگی | اور اودسکی لئی نیکیان دس لکہین گے
مٹا دینگی دس جرم عصیان کا نقشا | درود ایک کا اتنا درجہ ملیگا ❖
کیا یہ بہی ارشاد خیر الورے نے | حبیب خدا خاتم انبیا نے
کہ جو میرے اوپر درود ایک بہیجی | تو ستر درود اوسکو بہیجین خدا سے
ہوا اور بعضی حدیثون مین وارد | پڑہی جو درود آپ پر بار واحد
تو اوسکا ثواب اسقدر ہی مقرر | کئی اوسنی دس بردہ آزاد لیکر
لکہا اور یہ بہی ثواب اوسکی ہی لی | کہ وہ بیس نوبت لڑا کافرون سے
روایت مین یہ اور وارد ہوا ہے | درود ونکا پڑہنا قبول دعا ہے
وجوب شفاعت ہی اوسکی لئی ہی | گواہی بہی حضرت کی اوسکی لئی ہے
بروز قیامت یہ درجہ ملیگا | قریب حبیب خدا وہ رہیگا
رسول خدا باب جنت پہ جسدم | کہڑی ہونگی اکر وہ مخدوم عالم
تو وہ شخص بہی آپکی سات ہوگا | حمایت مین اونکی اوس وقت ہوگا
درود آپ پر جو کہ پڑہتا رہا ہی | تو اوسدن قریب آپکی اوسکی جا ہی

نہ پونہچی کوئی دوسرا اوس مکان تک — یہ پونہچیگا نزدیک حضرت جہان تک

قیامت کا دن کیا قیامت کا دن ہے — مصیبت فضیحت ندامت کا دن ہے

ح۱ تو اوس دن ہے حضرت وکیل اوسکی ہونگی — شفیع قیامت کفیل اوسکی ہونگی

اوسی بخشوائینگی حضرت ہمارے — کرینگی اوسی بحر غم سی کنارے

جو ترک فرایض کسی سی ہوا ہے — مکروہ درود آپ پر پڑہ رہا ہے

ف۲۰ فوات فرایض کا بدلا وہی ہی — عوض ایسی جرم و خطا کا دہی ہی

ف۲۱ جہان حشر مین ہی مکان صادقونکا — وہاں پڑہنی والا درودونکا ہوگا

ف۲۲ یہ ہی اور رحمت نصیب مصلی — شفا اوسکو بیماریونسی ملیگی

ف۲۳ نہوگی جگہہ اوسکی دلمین خطر کو — ندیکہیگا وہ روی رنج وضرر کو

ف۲۴ صفائی سی دل اوسکا پرنور ہوگا — خسبہی و برکت سی معمور ہوگا

ف۲۵ سبہی اوسکی کامونمین آجائیگی برکت — وہ اولاد و اموال مین پائیگا برکت

ف۲۶ نہ آوی کبہی اوسپہ فقر و فلاکت — رہی ہر بلا سی وہ بندہ سلامت

سبہونکو دم واپسین کا خطر ہی — اوس ہنگام سی کانپتا ہر بشر ہی

مگر اس صفت کا جو ہی کوئی شیدا / کہ ورد درود اوسکا ٹھہرا وظیفہ

جو اوسکی لئی مرگ کا وقت آوے / خلاصی وہ سکرات سی جلد پاوے

نہ دیکھی وہ تلخی دم واپسین کی / نہ سختی اوٹھایگا وہ یوم دین کے

کیا یہ بھی ارشاد خیر الورا نے / حبیب خدا سرور انبیا نے

کہ جو کوئی انسان میرا نام سنکر / نہ لایا وہ صلعم علی کو زبان پر

ہوا اوسکو رتبہ بخیلی کا حاصل / ہوا وہ بخیلون مین فی الحال شامل

یہان اور بھی خوف پیش نظر ہے / کہ اوسکی لئی بد دعا کا خطر ہے

ہوا ور مسطور یہہ صحف کامل / کہ ہون جس جگہہ مجالس محافل

پڑھین لوگ وہان کچھہ درود و تحیت / تو آتی ہی اہل محافل پہ رحمت

بیان کچھی وصف درود اور کیا گیا / درود آپ پر جو کہ پڑھتا رہیگا

قیامت مین اوسکو ثبات قدم ہے / مصیبت سے وہانکی بری لاجرم ہی

عبور صراط اوسکو مشکل نہین ہے / کہ نور درود اوسجگہہ ہمقرین ہے

اگرچہ فضایل مین مرقوم اکثر / مگر ایک یہہ وصف سب سی ہے بہتر

کہ جو کوئی کہتا ہی صلّ الٰہی
بروح جناب رسالت پناہی

تو اوس لفظ کی ساتھہ نام اوس بشر کا
حضور مبارک میں جب عرض ہوتا

حضور جناب نبی معظم
کہ ہی مرجع کشتیان مکرم

وہان نام جس شخص کا پہنچتا ہی
تو اوس شخص کا دیکھنا مرتبہ ہے

اب یہ دو سنو ای محبّ عزیز
درود مبارک کی رتبہ کو سوچو

کہ ایک ایک کا نام جسکی سبب سے
حضور مبارک میں پیش ہووے

تو ذرات تم یہ وظیفہ نہ چھوڑو
کبھی مت قضیہ کی نسخہ کو توڑو

درود و سلام عرض کرتی رہو تم
مناسب یہ ہی کہ ہر دم کہو تم

الٰہی فصلّ وسلّم کثیرا
علی من اتانا بشیرا نذیرا

خواص درود اور یہ بھی آیا
کہ اس ورد کا جو کرنا عمل ہی

تو چہرہ مبارک رسول خدا کا
رہی دلمین اوسکی بہت جلوہ فرما

علی کی اوسی خوابمین بھی زیارت
مشرف وہ ہوگا بہ دیدار حضرت

بروز جزا شافع روز محشر
رکھین ہات سر اوسکے دست مطہر

محبت سے وہ شہتی بھی نہتی کریگی | درود و تحیت کی ترغیب دیگی
طلائی قلم خامۂ نقرئی سے | لکھیں گی درود مبارک فرشتے
کریں گی خدا سے دعا عافیت کے | اور اوسکی لئی التجا مغفرت کے
ہوئی اور وارد عنایت زوا | کہ جو کوئی غائب بدرگاہ حضرت
سلام و درود آپ پر بھیجتا ہی | تو عنوان تبلیغ اسطرح کا ہی
کہ وہ جو فرشتے اسی کام پر ہیں | تو ہیں یاں آفت کی پیغامبر ہیں
بدرگاہ احمد بدربار اطہر | سلام اسطرح عرض کرتی ہیں جاکر
کہ یعنی وہ کافی ولد رحم علی کا | یہ ہدیہ ہی معروض و ابلاغ کرتا

صلوا علیہ و آلہ

سلام علیک ای حبیب الہی | سلام علیک ای رسالت پناہی
سلام علیک ای مہ برج رحمت | سلام علیک ای دُر درج رحمت
سلام علیک ای سزاوار تحسین | مناقب تمہارا ہی طہٰ و یاسین
سلام علیک ای شہ دین و دنیا | اگر تم نہ ہوتی کوئی بھی نہ ہوتا

سلام

سلام علیک ای خدا کی پیاری | قیامت مین ہم عاصیون کی ہو یاری
سلام علیک ای خبردار امت | یہان اور وہان آپ غمخوار امت
درود آپ پر اور سلام خدا ہو | قیامت تلک بیحد و انتہا ہو
سنا واہ کہ سیلیے جان بخش مژدہ | کہ مژدہ نہین کوئی اسسی زیادہ
کہ جو امتی سرور انبیا کا | درود اور تسلیم بھی عرض کرتا
تو اوس محفل خاص فخر رسل مین | حضور جناب رسول خدا مین
بیان ہوتا ہے اوسکی نام و نشان کا | کیا جاتا ہی ذکر صلوات خوان کا
سنو اور بھی ایک محبوب بشارت | کہ تہی جا وہان آپکی خاص عادت
کہ جو کوئی کرتا سلام اونکو آکی | جواب سلام اوسکو فی الفور دیتے
یہان بھی جواب سلام مصلی | یقین ہے کہ آوی بنام مصلی
عجب ہے سنو یہ تفاخر کی جا ہے | کہ جب کی الٰہی یا نبی مصطفے ہے
اگر عمر بہر ہم سلام اوسپہ بہیجین | اثر اوسکا جواب ایک سی ہی آتی
جواب ایک کیا ہی وا رے نصیبا | سبہی بن بنا المین کی ہمیشہ

براوین مطالب مقاصد تمامی | طفیل عنایات خیر الانامی

سعادت کوئی اس سے بہتر نہیں ہے | کرامت کوئی اسکی ہمسر نہیں ہے

یہ اخلاق اعظم تہی خیر الورا کے | کہ کرتی سلام آپ لوگوں سی آگی

کوئی پیش دستی نکرتا نہیں تہی | مقدم تسلیمی میں وہ آپ ہی تہی

جواب سلام غریبان است | بہلا کس طرح اب تہو کا غیابت

وہاں سی جواب ایک بہی آئی جنت | تمامی مہمات کو ہی کنایت

بیاں کرتی ہوں اتقان حسن ہیں | کہ وہ جو ملک کاتب خیر و شر ہیں

گناہاں مرد مسلم کو بیشک | نہیں لکہتی ہیں وہ ملک تین دن تک

درود ایک عجب تجہپہ کہیا ہی | کہ پڑہنی سی جسکی یہ کہفارہ وہ ہی

پر درود اور ہی ہے برکت | چہوڑ آتا ہے ہر درود بغیبت عادت

درود اور ہر شخص پڑہتا رہیگا | اوسی ہر شخص عرش سایہ میں لیگا

عجب اوسکی قسمت کہ روز قیامت | علی سو پرش کا جسکو ظل کرامت

ترازو وجود وہاں سو ڈالی نصیب ہے | وہ جہاں کہ خطر استقامت نصیب ہے

وہاں

وہان بہی گران ہوگا پلہ اوسکا — درود آپ پر ہو کہ پرہیزگار ہیگا

ہوئی اور مذکور یہ بہی حقیقت — کہ روز قیامت بوقت عدالت

حضور خدائی زمین ہان مین — کسی شخص کو لاینگی اوس مکان مین

فرشتون کو ہوویگا یہ حکم صادر — کہ مفتی کیا ہی جو یہ شخص حاضر

ادہر اسکا دیوان اعمال لاؤ — سبہی دفتر حال اسکا دکہاؤ

فرشتہ جو ہوونگی اوس وقت بالا — تو دیکہینگی اوسکی سراسر گناہ

تو اوسدم وہ تہا گنہگار بندہ — نہایت ہی مغموم و محزون ہوگا

کہینگی جو میزان مین اعمال اوسکی — تو پلہ جہکیگا بہت وزن سی

نکولی کا پلہ بہت ہوگا ہلکا — کہ وہان وزن ہوگا نہ حسن عمل کا

لرزانگی کا وہ بدکار عاصی — جو دیکہیگا اپنی خطا وہ معاصی

فرشتی وہان اونکی مستعد ہو — کہ داخل کرین جلد دوزخ مین اوسکو

کہ ناگاہ ایک زیبا شمائل — کہ جسکی مونہہ سی تجلی ہو وہ کامل

تجلی کا عالم جبین سی قدم تک — منور مکرم وہ روی مبارک

تجلی کا عالم جبین سی قدم تک منور مکرم وہ روئی مبارک
وہ عارض کی خوبی وہ گیسو کا عالم وہ عین حیا چشم و ابرو کا عالم
وہ حسن تبسم لبون مین ہویدا ہر انداز سی لاکہہ اعجاز پیدا
وہ جسم علی جلوۂ قد و قامت کہ جان قیامت پہ لاوے قیامت
عیان جالی سی صاف قد زر رحمت وہ ہر ہر قدم نور انوار رحمت
غرض آنکر وہ خرامان خرامان گھڑی ہونگی یکبار نزدیک میزان
وہ ہلکا جو ہوا وسکی میزانکا پلہ رکھین اونچین کاغذ کا چہونسا رکھا
وہین ایک کا مونکا پلہ گران ہو رہا انکا سامان او ہلکے عیان ہو
جو دیکھی وہ اس مرحمت کا تماشا رہی دنگ حیران حیرت زدہ سا
کسی کون آ کہی یہہ ذات عالی کہ مجھکو حیات ابد آج بخشی
فرشتی کہینگی یہہ خبر اوکو آکہتی رسول خدا خاتم انبیا تہی
یہہ سر چہ تیرا نہ وہین جو رکہہ دیا کہ جسنی گران سنگ پلہ کیا
یہہ سر چہ وہی کلک نیز با صفا تہا کہ تولی ہو ہر دو الک آپ ہلکا تہا

لکھا جو پرہ میں فقط ایک نوبت
ملی جسکی بدل ہاں کی دولت

غرض وسکو جنت میں داخل کرینگے
سبھی عیش و عشرت کا سامان دینگے

ہوا تھا درود مبارک کا کاتب
ملی اوسکی بدلی یہہ عالی مراتب

لکھا اور پڑھے صلوۃ خوان ہے
کہ ہر طرح سے وسکو امن و امان ہے

قیامت کے بہی تشنگی ہی ندرہے
دہن ہے وسکا وہان سے وہ سیراب ہے

جو پائیگا وہ عشرت و عیش جنت
تو اوسکی لئی ہوگی حور و کثرت

بہت وسکو عزتکا سامان ملیگا
ملی گی اوسی ثروت دین و دنیا

حصول سعادت بہی اوسکے لئی ہی
درود و ہدایت بہی اوسکے لئی ہی

ہدایت صلاحیت و فرزانی
سبھی کچھ یہہ شرف ہے زہے نصیب

یہی نام حق یہہ جو صل علی ہی
تو اسکا بہت ہے بڑا فائدہ ہی

کہ ہی پہلی نام خدا اوسکے بعد
درود اوسکے پیچھے جناب ہی

سپاس الٰہی بھی ہی اسکی ابتدا
اسی عنوان سے ہی شکر اوسکا ہوا

درود کی الفاظ سے ہی نمایان
کہ ہی نعت شان حضرت کا خواہان

سوال و طلب جو ہی کبریا سی
وہ راضی ہی ایسی سوال و دعا سی

یہی شبہ ایسا سوال و طلب ہے
کہ ہر طرف سی عجب حجت رب ہے

نبی کو بھی اوس شخص سی دوستی ہے
کہ جو وصف جاہ و شان نبی ہے

اگر کوئی صلوات کو کر کی شامل
ہوا حق تعالی سی حاجت کا سایل

تو وہ بس صلواۃ نبی کی سبب سے
مقاصد کو پاویگا درگاہ رب سے

ہوا قابل فضل خاص الٰہی
طفیل صلواۃ رسالت پناہی

کیا جو وسیلہ رسول خدا کا
ہوا مستحق وہ قبول دعا کا

یہاں اور ہے ایک برہان ظاہر
کہ صدر درود مبارک میں اکثر

مقدم ہی اسم جناب الٰہی
کہ ہی سب سی لایق بادشاہی

یہہ اللہم کہ ہی اسم ذاتی
ہی مرآت اسما و معنی صفاتی

ہوا اہل عرفان سی منقول ایسا
کہ جو شخص اللہم ہی کہتا

تو گویا باسمای حسنی تمامی
بیاد خدا اوسنی کی خوش کلامی

ہوا اب تو لازم یہہ سب اہل شرع کو
کہ ہیں وہ فدا سید المرسلین کو

ذکر کی ہیں اس عبادت کی کثرت
کہ ہی نام جسکا درود و تحیت

نہوں اس عمل میں زنہار قاصر
کہ ہی ہیں واللہ کیا فیض حاضر

ثنا و عدد کچھہ وہ مخصوص کر
درود مبارک ہیں روز پڑھتو

یہہ ہدیہ کریں وہ بطرز دوامے
روانہ بدربار خیر الانامے

شمار ہزار اسجگہہ معتمد ہے
کہ اعداد ہیں معتبر مستند ہے

جو اتنا نہو پانسو بار ہو تو
کہ ہی رتبہ اکتفا اس عدد کو

ہوا وارد و حدیثے میں
حدیث نبی ہاشمی الطحی میں

کہ کاموں میں وہ کام خیر العمل ہے
کہ موقوف ہونگے وہ بیخلل ہے

اگرچہ عمل وہ بہت مختصر ہے
مگر وایا کوئی کرتا ہو اسکو

یہہ تھوڑا اگر اوس پہ بیشی اثر ہے
کہ موقوف اگر وہ ہوتا رہا ہے

سنو اور یہہ قول اہل ولا کا
محبان درگاہ خیر الورا کا

کہ دس سو پڑہو تم درود مبارک
اگر کم پڑھو تو پڑہو پانچ سو تک

اگر پانچ سو بہی نہو وے میسر
تو ہان تین بہی پڑہو تم مقرر

اگر مین کوئین بہی ہوئی نہ حاصل
تو دو سو پر ہو جان و دل کری حاضر

ہر ہر تو صبح کو سنو تو پھر شام کو سنو
ہوا اس طریقہ بہی ہر روز دو سو

ارادہ جو سونیکا ہنگام شب ہو
تو ورد درود مبارک طلب ہو

لکہا ہی کسی نی کیا قول لایق
کہ جو کوئی مومن باخلاص صادق

ہوا جس عبادت پہ مصروف عادت
تو ہوتی ہی اوسکو وہ عادت عبادت

غرض جب پہ عادہ ہوا کوئی انسان
وہ کام اوسکی اوپر ہوا سہل آسان

سنو اس حقیقت کو اور جو سہل تر ہی
شرف مین زیادہ ہی گو مختصر ہی

کہ لفظ ہزار آگیا ہی جہان پر
تو فضل ہزار اوس جگہہ ہی میسر

بہ تحقیق طالب کی جبکہ کثرت
اور اوس ورد کی اوسکو آئی حلاوت

مذاق دل و جان ہوا اوسکا شیرین
ہوئی روح کو تقویت اور تسکین

ہوئی اوسکی باطن کو وہ بات حاصل
کہ ہی جیسی مشہور یہ قول قابل

فذلکہ الحبیب للمریض طبیب

کہ ذکر حبیب اس طرح کا بجا ہی
مریض طلب کو طبیب و دوا ہی

نعت ہے ایمان کی مدعی سی / کہ غافل ہی وہ درود ہی سی
درود مبارک عجب نور جان ہی / کلید در برکت بیکران ہی
بدرگاہ شاہنشہ دین و دنیا / کسی نی کیا آکی معروض الّیا
کہ میں وقت اپنی تمامی مقرر / کروں بہر صلوۃ خوانی مقرر
کیا اوسکو ارشاد خیر الوری / حبیب خدا خاتم انبیا نے
کہ گر اس حصہ کا تو عامل ہوا ہے / سبھی حل مشکل کو یہ کفایی
کہ یعنی درود مبارک کی کثرت / مہمات سی بخشتی ہی فراغت
یہاں اور قول جناب علی ہے / کلام علی ابن عم نبی ہی
سنو حاصل قول شیر خدا کا / علی ولی نائب مصطفی کا
کہ جو کیفیت ہی بذکر الہی / نہ اس لطف کی دوسری چیز پائی
جو بالفرض اس ذکر سی مطلب دل / نہ ہوتا ہے جیسے کہ ہوتا ہی حاصل
تو اسکی عوض ہم نے تمام عبادت / سمجھتی درود مبارک کی کثرت
غرض یہ کہ اسکا عوض یاد رہ لا / جو ہوتا درود مبارک ہی تا

جو ہیں سالکان طریق ولایت   تو اونکی لکھی ہی یہ راہ ہدایت

کہ اسکو فتوح عظیمہ سمجھ کر   زبان کو کریں معدن قند و شکر

مشایخ نی کی کیا ہی تقریر کامل   کہ ہو وی میسر اگر پیر کامل

تو اوس وقت ورد درود مبارک   مریدونکو پیر طریقت میں بیشک

یہ ہی واسطہ طرح کا مکمل   کری طالب حق کو اک شیخ حاصل

مشایخ سی منقول یہ بہی ہوا ہے   کہ رتبہ عجب قلب ہو اللہ کا ہی

کہ اسکی قرات سی جانا احد کو   ہی پہچانا اللہ واحد صمد کو

ہوا اور یہ بہی مشایخ سی مروی   کہ تاثیر ورد درود ایسے پائی

عجب اسکی کثرت نی جلوہ دکہایا   ہوئی بار یاب حضور معلا

علی سرور انبیا کی حضور سے   تمنائی دل ہو گئی سبکی پوری

کہا ہی یہ شیخ علی متقی نے   طبیب مریضان درود لکی نی

کہ صلوات کی جو کہ کثرت کریگا   وہ حضرت نبی کی زیارت لیگا

اوسی خواب میں ہو میسر یہ دولت   کہ ملتی ہی عشق میں اکثر یہ دولت

دو یا

وہ باجت بیدار مومن کی ہیگا
وہ بیداری چشم حق دیکھہ لیگا

وہ حکم کبیر ایک کتاب سند سے
وہاں ہی یہ تحقیق یہ مسئلہ طی

لکھا اور یہ عبد حق دہلوی نی
کر وہ عبد نایاب جو متقی تہی

کیا ایسا ارشاد اوس مقتدا نی
عجب جناب حبیب خدا نے

کہ وقت درود و سلام العزیز
عجب بحر رحمت مین تم طیرتی ہو

کہا جبکہ اللہم زبان سے
تو دیکہو کہان تک گئی ہی یکان

وہ دریای رحمت جو اللہ مین ہے
بحار کرم اوس شہنشاہ کی ہین

وہاں جس نے غواص غوطہ لگا
در و گوہر بی بہا ہاتہہ آئی

کہا جب کہ حضرت پہ صل الحی
تو آئی یہ بحر رسالت پناہا

تہین ہوگئی موج دریای رحمت
لگی ہات کیا کیا گہرہای رحمت

کہا جبکہ صل علی آل احمد
تو آئی بدریای فضال احمد

شمول صحابہ کیا جب بیان یہ
ہوئی بحر الطف و کرم کی شناور

غرض ایسی ایسی بجا رعطا ہے
نجاو گی ماہوش تشنہ صبا ہے

کہ یہاں ہر طرف رحمت ہے موج زن — وہ ہر موج کو معاصی شکن کر

یہ رحمت کا قلزم جہاں جوش مارے — اساس گنہ بیخ دین سے اکھاڑی

یقین تو یقین بلکہ حق الیقین ہے — کہ جو وصف سید المرسلین ہے

نہ دیکھی گا وہ عزت دین و دنیا — روا اوسکی ہر حاجت دین و دنیا

مشائخ جو ہیں شاہ کے خاندانکی — مشرف اونھون نے کیا اس جہان

کہ پیر طریقت ہیں گو سر بسر — تو کیجی درود مبارک کو رہبر

یہ ہیں سطر جنکا مرشد ہے یکتا — کہ طالب کے باطن کو دیتا جلا

درود نبی کا یہ ہی فیض کامل — نظر جسکی آتی ہی عرفان کی منزل

بلا واسطہ سے در انبیا سی — مشرف وہ کرتا ہی نور ہدا سے

فیوض جناب نبی مکرم — دیکھاتا اثر درود معظم

محیط کرامات دریاے عرفان — کہ ہیں عبد قادر وہ محبوب سبحان

جناب سیادت نسب غوث اعظم — سپہر ولایت کے قطب مکرم

بہار ریاض امام حسن ہیں — وہ سرمست صہباے جام حسن ہیں

سپہدار میدان شیر الٰہی
سزاوار ایوان مشکل کشائی

وہ ہیں قطب افراد دور زمانکی
وہ غوث معظم عزیز یار خدا

جہان بہرہ ور اونکے دست کرم سی
قوی پشت ہیں اولیا اوس قدم

طریقہ یہہ ہی آپکی خاندان کا
کہ وہ خاندان نجیب ہی سب جہان کا

کہ جسنی کیا ورد صلوات خاص
نجیب اوسکو حاصل ہو افضل کمال

کہ بواسطہ خاتم مرسلان سی
مشرف ہو نعمت جاودان

سخاوت نجابت بڑا نامور ہی
کیا اوسنی تحصیل کی شہری

سوا اوسکی بہی اور اول خبر
کہا راویان نجیبہ سیر

کہ ایک شخص تہا نام اوسکا محمد
وہ کرتا تہا اسکا ہمیں کوشش کیا

ہمیشہ ورد اوسنی کیہہ کر رکہا تہا
کہ اسکا نام خفقین تہا اوسکو یہ شتا

غرض ایک شب اوسنی پائی زیارت
جناب رسول خدا کی زیارت

وہ سوتا ہیں ناگاہ کیا دیکہتا ہی
کہ گہر میرا پر نور روشن ہوا ہی

میری گہر میں تشریف آپ لائی
عجب تحفہ گیتاں رحمت سی آئی

فروغ جمال مبارک سبحی اور سر دم
ہوا میری گہر حسن تجلی کا عالم

بیان مدح خوان کب تحمو کی حیا ہے
مقام سراپای خیر الورا ہے

صلو علیہ وآلہ

سراپا وہ جل علی آپکا تھا
کہ ہر عضو حسن تجلی نما تھا

جبین خدا کا جمال کرم
سزاوار تحسین و حمد و ثنا تھا

جبین صفا میں جبین صفا
ہلال اور ماہ تمام ایک جا تھا

بہار لطافت میں تھے مثل ثانی
گل بی خزان عارض مصطفی تھا

بدور جو کہتی ہیں چہرہ کا عالم
وہ تدویری ہی ورا الورا تھا

وہ جل علی گندمی رنگ اونکا
کہ غازہ رخ عالم نور کا تھا

چمکتا تھا کیا نور حسن صباحت
فروغ ملاحت دمکتا ہوا تھا

قرین بہ پیرایہ اعتدال سے
خوش اندام اندام خیر الورا تھا

وہ چشم مبارک کی نور حسن سیاہ ہے
کہ سرچشمہ نور جسکا گدا تھا

وہ دندان لب عجب تھے در و مرجان
وہ حسن تبسم کا عالم نیا تھا

وہ بحر تبسم میں موج تبسم / کہ دریوزہ گر جسکا آب بقا تہا
وہ حسن ادا کس زبان سی ادا ہو / تبسم میں یا ونکی جو حسن ادا تہا
کرون اوس شمایل کا کیا وصف کانی / سراپا سبہی خوبی سی بہرا تہا
جناب نبی نی مبارک زبان سی / یہ فرمایا اوس صلوات خوان سی
کہ آ میری نزدیک تو لا دہن کو / کہ دون میرا ای شخص اوس دہن کو
سبب اسکا یہہ ہی کہ تو میری اوپر / درود اور صلوٰۃ پڑہتا ہی اکثر
بیان ایسا کرتا ہی اپنا وہ راوی / کہ اوس وقت مجکو بہت شرم آئی
نہ دیکہا یہہ رتبہ کچہہ اپنی دہن کا / کہ لاؤن قریب اون مصفا
مجہی پاس آداب گو روکتا تہا / مگر امر عالی بہی لانا بجا تہا
بجای دہن اپنا رخسار لا کی / کیا سامنی سرور انبیا کی
شرف ہوا بوسہ شاہ دین سی / جناب نبی رحمۃ للعالمین سی
یکایک اوٹہا مین جو بیدار ہو کر / تو پایا سبہی اپنی گہر کو معطر
میری گہر میں وہ نگہت جانفزا تہی / کہ وہان نکہت مشک بہی کم بہا تہی

رہی انہہ دونو کی یہہ حالت شفقت | کہ آئی تی رخساری میری الفت
ہمکتا تھا اگر اودھر خسارا | ہوا واو کیا بخت بیدار میرا
محبوب رسول کی یہہ جاہی | وہ دو مبارک کا کیا مرتبہ ہی
کیا شیخ احمد نے مذکور ایسا | کہ شبلی ابوبکر کی پاس آیا
ابوبکر جسکا مجاہد لقب تھا | جو شبلی کو آتا ہوا اوس نی دیکھا
اوٹھا سروقد ہو تعظیم شبلی | بٹھالایا عنوان تکریم شبلی
بہت کرکی الفت گلی سی لگایا | نہایت محبت سی ماتہی کو چوما
یہاں قول قلیبی اطہر حسن کا | بیان اوس محقق نی ایسا کیا
کہ یعنی ابوبکر سی التجا کی | کہ یا سیدی اتنی بات کیا کی
مجہہ یعنی کہ بعد از حین جو بشر | تم شبلی کو مجنون کہتا مگر
کہا کرتی ہو تم بہی دیوانہ اوسکو | سبب اسکی توقیر کا کچہہ بتاو
ابوبکر بولی کہ شبلی کی عزت | کہ کی آج میں نی بانواع الفت
یہہ اپنی خوشی سی محبت حسین کی | بنسبت یہہ سید المرسلین کی

نشلو

سنو

سنو اس منقبت کا ذکر تم تو ۔ کہ میں اس طرح خواب میں دیکھتا تھو

کہ جب سرور انبیا جلوہ فرمایا ۔ حضور مبارک میں شبلی بہی آیا

اوٹھی دیکھ کر اوسکو ختم رسالت ۔ ملاقات کی باکمال محبت

میان دو چشم اوسکی بوسہ دیا ہے ۔ کیا عرض میں نے کہ کیا تہا یہ سر

جواب ایسا مجہکو دیا شاہ دین نے ۔ جناب نبی رحمت العالمین نے

کہ شبلی کی عادت یہی ہے ہر نماز ۔ کہ پڑہ کر نماز اور ہو کر فراغت

پڑہا کرتا ہی یہہ بطرز دوامی ۔ لقد جاءکم کی یہہ آیت تمامی

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم
بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی الله لا اله الا هو علیہ توکلت وهو

اس آیت کو پڑہ کر کی وہ اٹہتا ۔ پڑہا کرتا ہی پہر درود مبارک

تو بخشش یہہ کیا ہی جو یہہ مرحمت ہے ۔ یہی واسطہ موجب مکرمت ہے

لکہا ہی اسی حال کو مجددین نے ۔ کیا ہی بیان شیخ اہل یقین نے

کہ تہا میری ہمسایہ میں کوئی رہتا ۔ قضائے الہی سی وہ مر گیا تہا

غرض بعد رحلت کے پس چند مدت
نظر آیا خواب میں یکبار نوبت

سوال اوس سیں کیا دیکھتی ہی
کہ کیا کیفیت قبر میں تونے دیکھی

کہا اوسنے احوال کیا پوچھتی ہو
اگر پوچھتی ہو تو اب مجھسے سن لو

کہ جس وقت آئے نکیر اور منکر
ہوا عرصۂ عافیت تنگ مجھ پر

عجب تنگی حال نے مونہہ دکھایا
عجب طرح کا حال پیش آیا

وہ دہشت وہ وحشت وہ تنگی عالم
بجز صورت غم نہ تھا کوئی ہمدم

اوس احوال کو دیکھ کر میں نے جانا
نہیں دین ایمان سی مجھکو بہرا

کہ ناگاہ مرقد میں ایک شخص آیا
مکرم مبارک بڑے مصطفیٰ سا

نکیر اور منکر کھڑے تھے اودھر کو
مصیبت کے عالم میں تنہا ادھر کو

کہ آئے ہیں وہ مرد زیبا شمائل
ہوا مجھ میں اور ان فرشتوں میں حائل

سکھایا جواب اون فرشتوں کا مجھکو
کہ دی تو جواب اسطرح مستقل ہو

غرض میں ہوا جبکہ ثابت بحجت
ہوئی میری اوس پر سی زائل مصیبت

یہی وہ کیا مرد لطف بار کے
ہوئی کیا ہی آسان مشکل ہمارے

جو ملیی یہ احسان و اکرام دیکھا — تو اوس شخص نے حال احوال پوچھا

کہ تم کون ہو اور آئی کہاں سی — کہ میں چہٹ گیا اتہالی کا نسی

مجھی آپ نی ایسی حجت سی کہا ں — کہ دست ملایک سی پائے رہا ں

یہ کہنی لگا مجھ سی وہ پاک پیکر — کہ صلوات کو تو جو پڑھتا تھا اکثر

تو ورد درود نبی کی سبب سی — ملی ہی یہ صورت مجھی لطف رب سی

میرا یہہ تمامی وجود مصحف — نتیجہ ہی صلوات خوانی کا گویا

نہیں ہی ولادت میرا ام و اب سی — بنا ہوں درود نبی کی سبب سی

تیری ساتھ ہوں ہر جگہ ہر مکاں پر — رہونگا دین تو رہیگا جہاں پر

بوقت مصیبت بہ ہنگام شدت — کرونگا تیری میں رفاقت معیت

کیا کعب احبار نی ذکر اسکا — کہ موسی نبی کو یہ پیغام آیا +

کہ اگر میری ملح و حامد نہو دیں — تو باران قطری فلک سی نہ برسین

جماؤں میں نہ زمیں پر ایک دانہ — معطل کروں اوس سب کا رخانہ

اگر بھلا سا کوئی ہی مثنا — کہ میں تجھ سی نزدیک ہو جاؤں ایسا

کہ جیسی کلام و زبان متصل ہی — دیا کالبد اور جان متصل ہی

دیا جسطرح چشم و نور بصر ہی — کہ ہر وقت اونہین نسبت یکدگر ہی

کیا عرض موسی نے ای رب عزت — عطا مجھکو ایسی کہیگی نعمت

ہوا حکم کہ یہ عطا مانگتا ہی — درود و محمد سی ملتی عطا ہی

درود اوس نبی اوپر جو اکثر پڑھیگا — یہ سب نسبت قرب حاصل کریگا

فرمایا روایت ہے مجھکو دوسری اور جو — کہ موسی کو پہنچا یہہ حکم الہی

کہ گر تجھکو منظور مطلوب ہی — کہ دیکھی نہ محشر کی تو تشنگی کو

تو پڑھتی محمد پہ صلوات اکثر — درود و دنین ہو صرف اوقات اکثر

فرمایا ابی بکر صدیق سے ہی روایت — کہ کہتا تہا وہ صدر بزم صداقت

کہ پڑھنا درود و تحیت نبی پر — گناہون کو کرتا ہی نابود بیشک

مٹاتا ہی جرم و گنہ اسطرح سی — کہ آتش کو جسطرح پانی بجہاتا

کہون کیا سلام نبی کی فضیلت — کہ ثابت ہوا اوسکی ایسی فضیلت

فرمود کہ اعلی ہی صلوات حضرت نبی پر — ہی بردہ کی آزاد کرنی سی بہتر

کہون وصف کیا حب حیدر اورا کا — کہ مین حب احمد مین اوصاف کیا کیا

محبت نبی کی ہی کیا بی بدل شی — جہاد و غزا پر فضیلت اسی ہے

ہوا ہی یہ ثابت بیان انس سے — کہ جب دو مسلمان ہین آپس مین ملتے

ملاقات کی وقت ہاتھو نکو ملاتے — ملاتی ہین وہ تحیہ یکدیگر سے

درود اور اوسوقت اپنی نبی پر — جو پڑہتی ہین دونون مسلمان برادر

جدا ہونی پاتی نہین یکدیگر سی — کہ جرم و گناہ اونکی جاتی ہین بخشے

گناہان اول گناہان آخر — سبھی بخشدیتا ہی خلاق اکبر

روایت یہ منقول ہی بوالحسن سے — جناب علی شاہ خیبر شکن سے

کہ سلطان دین سرور انبیا نے — کیا ایسا ارشاد خیر الورا نے

کہ جو حج اسلام کرنی کو آوی — ادا کر کی حج پھر وہ غزوہ کو جاوی

تو ہی ایسی غزوہ کا یاجر کامل — کہ ہی چار سو حج غزوہ مقابل

غرض جنکی اسباب کو وہ جماعت — نہ تہی جنکو حج اور غزوہ کی طاقت

ہوی دل شکستہ وہ بیٹھا تہی — سنی جب فضیلت یہ حضرت نبی سے

دین حکم آیا خدای جہان کا   جناب شفیع قیامت کو اب

کہ جو کوئی بھیجی درود مبارک   تیری اوپر اے میر محبوب بیشک

وہ پونہچیگا ایسی ثواب غزا کو   کیا چار سو بار گویا غزا کو

وہ ہر ایک غزوہ کا رتبہ ہی ایسا   عوض چار سو حج کا ہوتا ہے جیسا

کہا بو مظفر نے احوال اپنا   کہ میں اتفاقا رہ کعبہ بھولا

وہیں سامنے میرے دو شخص آئے   مجھے جادہ راستی پر وہ لائے

کہا میں نے تم کون ہو اے عزیزو   مجھے اپنے نام و نشان کو بتاؤ

کہا ایک نے خضر ہے نام میرا   یہ الیاس ہے دوسرا ساتھ والا

پھر اوس سے کہا میں نے یہ بتاؤ   کہ دیکھا ہے تم نے رسول خدا کو

بیان خضر و الیاس نے کی حقیقت   کہ کی ہے رسول خدا کی زیارت

کیا عرض پھر میں نے اے رہنماؤ   قسم رب عزت کی دیتا ہوں تم کو

کہ جو کچھ جناب نبی سے سنا ہے   بیان کیجیے مجھ سے وہ حال کیا ہے

اونھوں نے کہا ہم نے ایسا سنا ہے   جناب نبی سے کہ جو یوں کہیگا

صلی اللہ علی محمد

فراق اوسکی ہوجائیگا یون روانہ | کہ ہو پاک پانی سی ظرف خانہ
نہین چار لفظونکی یہ ہی فضائل | ہوئی ہین باسناد مذکور حاصل
کہ جو کوئی لائیگا انکو زبان پر | در رحمت حق کہولینگے بیشتر
کہا حضرت الیاس نے اور یہ بہی | کہ تقریب اوس ملاقات ایسی ہوئی
کہ ایسی کوئی جانب شام سی تہا | حضور حبیب الہی مین آیا
کیا عرض اوسنی کہ غمخوار امت | میرا باپ ہے ناتوان کم بصارت
اوسی ضعف پیرانہ سالی ہی لاحق | نہین آپ تک آنی جانی کے لایق
تمہارا ہی پر اوسکو شوق زیارت | دل و جان سے ہی محو ذوق زیارت
کیا ایسا ارشاد محبوب رب نے | کہ تیرا پدر سات شب اسکو پڑہ لے
پڑہی یعنی ان چار لفظونکو ہر شب | تو بر آئیگا باپ کا تیری مطلب
میسر اوسے خواب مین ہو زیارت | سنا ہے اب اس خبر کی روایت
غرض اوسنی ارشاد خیر البشر سے | کیا جا کی اظہار اپنے پدر سے

کیا باپ نی اوسکی اوسکا وظیفہ
ہوا وہ مقبول کیسا وظیفہ

مشرف ہوا وہ حضوری کا سایل
ہوا خواب مین اوسکو دیدار حاصل

ہوئی اور مردی کہیان یہ روایت
کہ راوی نی کی ہی بیان یہ روایت

کہ یعنی اگر شغل نہین تم آؤ
دیا اوٹہہ کی تم وہان سی باہر کو جاؤ

کہو اسطرح سی بوقت نشستن
اٹہ ہوا اور یہہ ہی بہنگام رفتن

بسم اللہ الرحمن الرحیم صلی اللہ علی محمد

موکل کو بہیجیگا وہان رب اکبر
رہیگا فرشتہ موکل وہ ہمبر

نہ غیبت کسیکی وہان پر کرو تم
نہ غیبت تمہارے کرین اور مردم

سنو مو سنو یہ عجایب روایت
لکہی دہلوی شیخ نی کیا حکایت

کہ دیکہا تہا کعبہ مین شیخ کسیکو
بسر کر رہا تہا وہ یون زندگی کو

کبہی تو طواف حرم تہا وہ کرتا
صفا اور مروہ مین ہو دوڑتا تہا

تمامی موافق بنا سک کے حج کے
وہ تہا گرم کوشش خلوص دلی سے

کہ اطراف کعبہ مین آتا جہان تہا
رسول خدا پر وہ صلوات خوان تہا

کہا

کہا کہنی والی نی ای مرد ناداں / دعا مین پڑا کرتی ہین یہ کہاں
یہاں کی لئی سر آئی دعا ہی / بہلا کب یہہ صلوات خوانی کی جا ہی
جواب اوسنی ایسا دیا معترض کو / کہ ہی تو یہی بات کہتا جو ہی تو
ولیکن کیا مینی ہی عہد کامل / کہ صلوات مین کچھہ کرونگا نہ شامل
پڑہی جاونگا یعنی صلوات اکثر / جناب نبی خاتم المرسلین پر
سبب اسکا یہ اور ہی یہہ حقیقت / کہ میری پدر کی ہوئی جبکہ رحلت
پس مرگ یعنی جو مونہہ اوسکا دیکہا / بشکل حمار اوسکا چہرہ ہوا تہا
مجہی اس طرح کا ہوا دیکہہ کر غم / کہ مین سو گیا غم کی حالت مین اوس دم
میری بخت بیدار نی کی جو یاری / حضوری ہوئی مجہکو حضرت نبی کی
جو یعنی وہ پر نور دیدار پایا / بدامان خیر الوری ہات لایا
شفاعت شفیع قیامت کی چاہی / کہ ہو باپ پر میری فضل الہی
سبب ایسی جرم و خطا کا ہی پوچہا / کہ اسکی لئی موجب مسخ کیا تہا
کیا مجہکو حضرت نی ارشاد ایسا / کہ سود و ربا باپ تیرا کہاتا تہا

نو زر دہ غرض سود کا جو لگی / خزانو سزا دس اشرفی کی بہی تری
مگر وقت خفتن ہو روز مقرر / درود ایکسو بار پڑہتا تہا جیہ پر
سو اسکی سبب سے بحال اصلی / ہوئی ہی شفاعت مشفع نبی کے
زبان مبارک سی فرزند یہہ سنکی / ہوا جلد بیدار خواب گران سی
جو مونہہ کہولکر باپ کا اپنی دیکھا / شب چاردہ کا وہ گویا قمر تہا
غرض قبر مین ہے بس جنت / سنی ہاتف غیب سی یہ بشارت
کہ یہ باپ تیرا جو صلوات خوان تہا / رسول خدا پر تحیت رسان تہا
یہ اوراد صلوات کا ہی سبب سے / کہ بخشا گیا ہو و لطف رب سے
کیا لکہنی والون نے مرقوم ایسا / کہ ایک مرد صالح کسی شہر مین تہا
ہوئی تہی سبب قرض دینار او پر / ہوا اس سبب سی وہ حیران مضطر
یہانتک ہوا اوسکی اوپر تقاضا / کہ دار القضا لیکی قرضخواہ پہنچا
کہا اوس قاضی نی اے نیک طینت / تجہی مین مہینی کی دیتا ہون مہلت
مہینی مین تو قرض اپنا ادا کر / یہہ بار گران رکہہ گرو نکی اوپر

غرض مرد صالح بدرگاہ باری — ہوا گرم اظہار فریاد و زاری

وسیلہ درود مبارک کا کر کے — وہ خواہان مطلب تہا درگاہ رب سے

بورد درود اور آہ و فغانین — بسر او سنی کہین جس اوس سات راتین

شب بست و ہفتم وہ کیا دیکھتا ہے — کہ اوس سے کوئی شخص یون کہ رہا ہے

کہ ہی تیری اوپر جو قرضا گران — کیا حق تعالی نی یون اسکا سامان

کہ وہ جو وزیر ابن موسے علی ہی — تیری قرض کے ادا سے تنخواہ کی ہی

علی ابن موسے حاکی بیان کر — کہ ہی تمکو حکم جناب پیامبر

کہ دی تیس سو مجھکو دینار آم — یہی حکم کرتی ہین سرور عالم

یہہ کہتا ہی صالح کہ جب خواب دیکھا — تو بس خورم و شادمان ہوکی جونکا

مگر دلمین پہر یہہ تشویش آئی — کہ جو مجھسی وہ شخص مانگی گواہی

تو پہر کسکو لاونگا پہر صداقت — صداقت نہوگی تو ہوگی ندامت

اسی فکر مین دوسری رات آئی — ہوئی پہر رسول خدا تک رسائی

کیا اول شب تہا ارشاد جیسا — کیا دوسری رات بہی حکم دیسا

کبھی پھر جو لی فکر راہ صداقت ۔ کہ ہی کون میرا گواہ صداقت
کہوں کیا کہ پھر تیسری رات دیکھے ۔ وہی حال پایا دی خواب دیکھے
کیا پھر بھی حضرت نے ارشاد مجکو ۔ کیا کیوں نہیں آپ ہوتے ملک تو
کیا میں بھی معروض سلطان دین ۔ جناب نبی رحمت للعالمین
کہ میں ہون نشان و علامات کا خواہان ۔ کہ روی صداقت ہووے جسے نمایان
جناب حبیب خدا نی یہہ سنکر ۔ یہہ فرمایا ہو آفرین تیری اوپر
کہ تو ہی نشان علامت کا طالب ۔ قبول سخن پر صداقت کا طالب
اگر تجھسی پوچھے تو بتلا دے ۔ ہمارے طرف سے یہہ اوسکو بتادے
کہ ای آپ ہو یہہ بھی تیری علامت ۔ کہ ہو کر نماز سحر سی فراغت
یہانتک کہ خورشید نکلی فلک تے ۔ درود مبارک تو اوٹھتا پڑھ کر
ہمیشہ سجے کی ہی یہہ تیرا وعادت ۔ ہزار ایک پڑھتا ہے تو پانچ نوبت
اس عمر او کی وقت ای ابن محمد ۔ کلام و سخن تو نہیں اور کرتا
یہہ ہے پیر جو تو پہنچا جاودان ۔ بجز عالم الغیب سی پنہان ہے

دیا وو خبردار ہین اس عمل سے | کرمین کاتب خیر و شر وو فرشتو
کہا مرد صالح نے جس وقت سنتے | ملاقات کی آبن مو سی جا کے
سبھی حال و احوال جو خواب کا تھا | تفصیل و تشریح اوسکو سنایا
ہوا شاد و خورم و تحسین اس کو | ہوا میرا مداح اور آفرین گو
اوسی وقت وہ نقد و دینار لایا | کہ لی جلد کر تو ادا قرض اپنا
دلی اور بہی مجھکو دینار اوتنے | کہ ہم وزن دینار اول سی تھے
کہا یہہ جو ہوں تجھکو دینار دیتا | یہہ نفقہ وظیفہ سمجھ اپنے گھر کا
سہ بارہ دلی اور دینار مجھکو | کہ دینار اول سی تھی ہم ترازو
کہ کر اوس سی حاصل متاع تجارت | کہ ہو تجھکو روز بیسی فراغت
قسم اور مجھکو یہہ اوس نی دلائے | کہ تا جیت ہی شیوہ آشنائے
اگر تجھکو حاجت کوئی پیش آوے | مناسب ہے تو مجھکو اکر سناوے
غرض وہ جو دینار اول دلی تھے | کیا پاس قاضی کی جا اونکو لے کے
سبھی جیسنی قصہ اپنا سنایا | پہر اوس نی میری مدد کو بلایا

کہا اسکی ذمہ جو ہی قرض میرا | ادا مین کرونگا یہ ذمہ ہی میرا

سنا جبکہ قاضی تہی مدعی نے | کہا قرض مین بخشتا ہون خوشی سے

وہ قاضی نے دینار جو لا رکہی تہی | کہا یہ خدا کے رضا کی لئی ہی

اب انکو بہی او مرد صالح اوٹہا لے | تجہی بخشتا ہون براہ خدا لے

بیان کیجئی اور کیا کیا فضایل | کہ ہوتی ہین صلوات خوانی سے حاصل

کوئی وقت ہو کوئی حال لاحق | ہر اوقات مین ہے یہ اوراد لایق

خصوص شب جمعہ صلوات پڑہنا | درود اور تسلیم ابلاغ کرنا

و یا روز آدینہ حضرت نبی پر | سلام اور صلوات کرنا مقرر

فضایل ہین ہے اور روز و شب سے بہتر | مراتب ہین افضل مدارج ہین اکبر

ثمرات جو اس روز و شب کے لئی ہے | ثبوت اوسکا اخبار و آثار سے ہی

درود روایت یہان اور بہی ہین | ثبوت کلام جناب نبی ہی

کہ کہتی تہی یون دین و دنیا کی سر تک | کہ اس دن پڑہو مجہپہ صلوات اکثر

کہ اوسکو یہ تخصیص لاتی ہین مجہ تک | میری سامنی عرض کرتی ہین ملکیہ

تو مین خیر کی تمکو دیتا دعا ہون
گناہ ہو چکی بہی مغفرت چاہتا ہون

روایت مین ہی اوس طرح آیا
کہ ارشاد ہی خاتم انبیا کا

کہ تم روز آدینہ ای مومنو جو
درود اور صلوات کو بہیجتی ہو

گذر اوسکو ہوتا ہی عرش بریں پر
نہیں عرش سی اوسکا مسکن فروتر

فرشتی یہہ آپس مین کہتی ہین یارو
تم اس پر سُنی والی صلوات بہیجو

ہوا یہہ بہی اہل فضایل سے مروی
فضیلت شب جمعہ کی یہ بیان کی

کہ کیا ہی خصوصیت اس رات کی ہی
کہ اس رات تسلیم مین جو کوئی ہی

جواب اوسکو دیتی مین سردار عالم
بنفس نفیس و بذات مکرم

کیا یہہ بہی مرقوم علماء دین نے
کتاب حدیث شریف نبی سی

کہ حضرت نی ارشاد ایسا کیا ہے
کہ یہہ صفت یعنی شب جمعہ کا ہی

کہ اس شب مین جو کوئی بندہ خدا کا
درود ایک سو بار مجہہ پر پڑہیگا

تو سو حاجتین اوسکی ہوونگی آسان
مگر اوسکی تفصیل کا ہی یہ عنوان

کہ پائیگا ستر وہ حاجات دُنیا
رہین تیس باقی وہ مین بہر عقبے

یہاں اور بھی ہی درود روایت | کہی روز آدینہ کی یہ فضیلت
کہ درود درود اسمین جو یون گن کیگا | ہزار ایک اس روز یعنی پڑھیگا
نباندھیگا دنیا سے وہ رخت رحلت | نہ دیکھیگا جب تک مکان اپنا جنت
شب و روز آدینہ مین جو فضنا پل | کہ صلوات خوانی سے مومن نے حاصل
اسیطرح فاضل دوشنبہ کی شب ہے | حصول مراتب کا عالی سبب ہے
ہوئی اور یون ایک وارد روایت | کہ ہے پنجشنبہ کو بھی یہ فضیلت
کہ جو کوئی سو بار صلوات گن کر | پڑھیگا جناب رسول خدا پر
کبھی وہ نہ محتاج و مفلوک ہوگا | نہوگا وہ مفلوک و محتاج ہوگا
کدھر ہین وہ دیدار حضرت کے طالب | کہاں ہین وہ مشتاق حسن مطالب
کہ سنلین میرے اس کلام و بیانکو | کرین اس بیان پر فدا اپنی جانکو
کہ ہے بہر حصول وصول زیارت | لکھی ہے درود مبارک کی کثرت
نہین کوئی مومن زمانہ مین ایسا | کہ مشتاق دیدار حضرت نہوگا
بس اب لازم وقت ہے مومنون پر | درود اور صلوات کا ورد اکثر

۹۹

زرا اور بھی خاتمہ پر عنر یزو | خدا وند اکبر کا ارشاد سن لو

صلو علیہ و آلہ

خدای جہان بادشاہ جہان ہے | پناہ زمین و پناہ زمان ہے
ملایک کو اک کا جن و بشر کا | وہ خلاق و معبود و روزی رسان ہے
دئی اپنی محبوب کو وہ مراتب | کہ تعریف سبی جسکی قاصر زبان ہے
کہا مومنوں سی کہ یہ حکم سن لو | نبی پر خدا اوسکا صلوٰۃ خوان ہے
ملایک بھی ہین وہ سکوت تسلیم کرتے | وہ ایسا نبی پیرا باعز و شان ہے
سلام اور صلوٰۃ تم بہی تو بہیجو | یہ حکم خدا تمکو ای مومنان ہے
بس اب مومنون کا فی خستہ جان ہے | بہی حرز جان اور در د زبان ہے
سلام و صلوٰۃ و درود و تحیت | نثار جناب شفیع قیامت

قطعہ تاریخ ختتام تصنیف

خیابان فردوس جب لکھا چکا میز | ہوئی سال تاریخ کی فکر مجھکو
عجب عدہ سال تاریخ پایا | بہار خیابان فردوس دیکھو

۱۲ ۶۰